بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

انتباہ

دعوت غور و فکر

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

پیارے نبی کی باتیں

PyaareNabiKiBaatain

tablighulislam

حرف آغاز

الحمد لك يا من هو احد والصلوٰة والسلام عليك يامن

اسمه احمد .امابعد!

آج ہمارا معاشرہ جس نہج پر جارہا ہے وہ آپ حضرات پر مخفی نہیں ۔فحاشی اور بدمعاشی میں کمی کی بجائے اضافہ ہورہا ہے۔ چوری، ڈکیتی وغیرہ جرائم میں بھی زیادتی ہو رہی ہے۔بھوک وافلاس کا ہولناک عفریت پنجے گاڑتا جارہا ہے۔لوگ سوچتے ہیں کہ کیاان مصیبتوں کا کوئی علاج بھی ہے یاہم مسلسل ان مصائب کی دلدل میں دھنستے جائیں گے۔

میرے والد محترم حضرت العلام مولانا المفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا علاج تجویز فرمایا ہے جس کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

آپ حضرات سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس رسالہ کو بار بار پڑھیں، دوست احباب اور بچوں کو پڑھائیں اور پڑھ کر عمل کرنے کی اور نظام مصطفٰے ﷺ کو نافذ کرنے کی کوشش فرمائیں۔خداتعالیٰ عمل کی توفیق عطافرمائے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

ناظم اعلیٰ جامعہ امینیہ رضویہ

شیخ کالونی فیصل آباد

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین ۔امابعد!

امت مسلمہ کو جو مسائل درپیش ہیں وہ کسی آنکھ سے پوشیدہ نہیں کون سا ایسا درد رکھنے والا دل ہے جو مسلمانوں کی حالیہ زبوں حالی اور ناداری پر نہ دکھتا ہو۔ مسلمان غربت و افلاس، مہنگائی و بے روزگاری کے قعر مزلت میں جس طرح دھنستا جا رہا ہے یہ حقیقت محتاج بیان نہیں۔ آخر اس ذلت ورسوائی، ناداری اور خستہ حالی کا سبب کیا ہے؟ اس کا سبب ہماری اپنی ہی بداعمالیاں اور کوتاہیاں ہیں۔

عروج وترقی، عزت وخوشحالی سے جب کوئی قوم بہرہ ور ہوتی ہے تو بلا وجہ اُسے اس دولت سے محروم نہیں کر دیا جاتا بلکہ جب وہ خود اپنی اچھی خصلتوں کو چھوڑ کر ناپسندیدہ اطوار اپنا لیتی ہے، محنت وفرض شناسی کی بجائے کم ہمتی اور سہل انگاری کو اپنا وطیرہ بنا لیتی ہے تو قدرت کے قانون کے مطابق ذلت ونامرادی کا طوق اُس کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم ۔

﴿سورۃ الرعد، آیت ۱۱﴾

بے شک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں۔

اور اسی مضمون کو علامہ اقبال نے اپنے شعر میں بیان کیا:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

نیز فرمایا:

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہو کر
تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ نے موجودہ حالات کا جائزہ لیتے ہوئے مسلمانوں کو اُن کی زبوں حالی اور ذلت ورسوائی کے اسباب اور ان سے بچاؤ کا راستہ بتانے کے لئے زیر نظر رسالہ ''الانتباہ'' تصنیف فرمایا ہے۔ بلا شک وشبہ یہ رسالہ تعلق باللہ، محبت رسول ﷺ، محاسبہ نفس اور ترک معاصی کا ایک ایسا سبق ہے کہ جس نے اس سبق کو یاد کر کے اسے اپنی زندگی میں نافذ کرلیا ان شاء اللہ وہ دو جہاں کی کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا عوام ہوں یا حکماء، فضلاء ہوں یا طلباء، جج ہوں یا وکلاء الغرض معاشرے کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے لئے یہ ایک پیغام ہے کہ آیئے انفرادی واجتماعی کوشش سے ہم اپنے کردار کا جائزہ لیتے ہوئے اوصاف حمیدہ کو اپنائیں۔ فرنگی تہذیب کو چھوڑ کر شریعت مصطفیٰ ﷺ کو اپنا نصب العین بنائیں تو ہمارا کھویا ہوا مقام بھی ہمیں مل سکتا ہے اور دو جہاں کی سرخروئی بھی ہمارا مقدر بن سکتی ہے۔

میری تمام حضرات سے اپیل ہے کہ اس رسالہ کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اپنے احباب کو بھی ترغیب دیں اور اپنے علاقہ کے بااثر افراد تک بھی پہنچائیں۔ کسی ایک کے سدھر جانے سے سارا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔ اور اگر سب ہی اپنا محاسبہ کرتے ہوئے نظام مصطفیٰ ﷺ کے مطابق زندگی بسر کرنے کا ذہن بنالیں تو وہ دن دور نہیں جب مسلمان ایک باعزت اور باکردار قوم بن کر دنیا میں اُبھریں گے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

محمد بلال قادری نقشبندی عفی عنہ

۷ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ
واصحابہ اجمعین .امابعد!

مسلمان بھائیو! آپ کو معلوم ہے کہ آج پاکستان اندرونی و بیرونی سازشوں میں گھرا ہوا ہے۔ بھارت جیسی بڑی طاقت ہمارے ملک کے ایک بازو کو الگ کرنے کے بعد مزید پاکستان کے ٹکڑے کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ بدیں وجہ ہر پاکستانی ہراساں ہے اور سوچتا ہے کہ کوئی بھی بڑی طاقت پاکستان کی حامی نہیں ہے۔ امریکہ جو کہ پاکستان کا حلیف ہے۔ سیٹو سنٹو کا ممبر ہے اس کے باوجود امریکہ پاکستان کا حامی نہیں بلکہ ہر آڑے وقت میں امریکہ نے دشمن کے ہاتھ مضبوط کئے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگیں گواہ ہیں اسی بناء پر پاکستانی مسلمان متفکر اور پریشان ہے لیکن پاکستانی مسلمان سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ کیا کوئی ایسی طاقت بھی ہے جو کہ ان بڑی حکومتوں سے بھی طاقت ور ہو۔ اگر آج کا مسلمان مادیت کی عینک اتار کر ایمان اور عقیدہ کی نظروں سے دیکھے تو اُسے بآسانی نظر آجائے گا کہ ایسی طاقت بھی ہے جو سب حکومتوں سے طاقت ور ہے جس کے سامنے ساری طاقتیں ہیچ

ہیں۔ وہ کونسی طاقت ہے وہ احکم الحاکمین کی طاقت ہے۔ وہ خدائی طاقت ہے جس کی شان:

ولم یکن له کفوا احد .

یعنی اس کے ساتھ برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے جس کی طاقت کا یہ عالم ہے کہ ایک سرکش اور زور آور قوم ثمود کو تباہ کرنے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ فرشتہ ایک ہی چیخ مارتا ہے۔

واخذت الذین ظلموا الصیحة فاصبحوا فی دیارهم جاثمین . ﴿سورۃ ھود﴾

یعنی اس ظالم قوم کو چیخ نے لے لیا تو وہ اپنے اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گر کر مر گئے۔

اوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

یعنی وہ احکم الحاکمین ہے جو چاہے کرے دنیا عالم کو ایک آن کی آن میں تباہ و برباد کر سکتا ہے۔

میرے مسلمان بھائیو! ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم اس احکم الحاکمین کے ساتھ معاہدہ کرلیں۔ نیازمندی کے ساتھ تعلق قائم کریں بلکہ اس احکم الحاکمین کی طرف سے اپنے مسلمان بندوں کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے۔ جس کا اعلان چودہ سو سال سے ہو رہا ہے۔ اب اگر عہد شکنی ہوتی ہے تو بندوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ جب اور جس وقت اس کے بندے اس معاہدہ کی توثیق کرتے ہیں اس کی طرف سے ایفاء ہوتا ہے۔

فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله . ﴿سورة ابراهيم﴾

یعنی اے بندے تو یہ گمان بھی نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے گا۔

ان الله لا يخلف الميعاد .

کیوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو وعدہ خلافی ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا جب بھی مسلمان شرائط پوری کرے گا اسے غلبہ اور برتری حاصل ہوگی اور یقیناً ہوگی پھر کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مسلمان کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اگر ساری دنیا کی ایٹمی طاقتیں اکٹھی ہو جائیں تو بھی مسلمانوں پر غالب نہیں آسکتیں۔

شرائط معاہدہ

جب کبھی کوئی کسی دوسرے سے معاہدہ کرے تو جانبین سے کچھ شرائط عائد ہوتی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ کی کون سی شرطیں ہیں جن سے معاہدہ کی توثیق ہو؟

﴿جواب﴾ یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے صرف اور صرف ایک شرط رکھی گئی ہے جسے مسلمان پوری کریں تو خدا تعالیٰ ہر طرح کی امداد کرے وہ شرط ایمان کامل یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔

قرآن پاک کا اعلان ہے:

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین.

یعنی اے میرے بندو اے میرے حبیب کے غلامو تم سستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ تم ہی بلند ہو تمہارا ہی غلبہ ہے تمہاری ہی فتح و کامیابی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ تم صحیح مسلمان بن جاؤ۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون

الصلوٰۃ ویوتون الزکوۃ وھم راکعون ﴿سورہ مائدہ ۱۲، رکوع ۸﴾

یعنی اے ایمان والو! بیشک تمہارا دوست اللہ تعالیٰ اور اس کا پیارا رسول ہے اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دربار جھکتے ہیں۔

ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ هم الغالبون . ﴿سورہ مائدہ﴾

اور جو شخص اللہ ورسول ﴿جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کے ساتھ اور ایمان والوں ﴿اولیائے کرام﴾ کے ساتھ محبت و دوستی اور نیازمندی سے تعلق قائم کرے وہ ﴿خدا کی جماعت میں شامل ہوا﴾ اور بیشک خدا تعالیٰ کی جماعت ہی غالب ہے۔

مگر افسوس ہے کہ آج ہم خدا تعالیٰ سے اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ عام طور پر ہم لوگ نفسانی خواہشات کی تکمیل میں سرگرداں ہیں۔ اگر سچ پوچھو تو جس گروہ کو خدا تعالیٰ نے بدترین گروہ کہا ہے ہم اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے:

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا. ﴿سورۃ مریم﴾

یعنی نیک اور اچھے لوگوں کے بعد برے لوگ پیدا ہو گئے کہ وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات وشہوات کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ عنقریب وادی غی میں ﴿غی دوزخ میں ایک وادی ہے کہ خود دوزخ بھی اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے﴾ جائیں گے۔ معاذ اللہ

آج کا مسلمان نماز سے غافل صبح تا شام نفسانی خواہشات میں مبتلا ہے۔ آج نماز کی جگہ سینما نے، روزہ کی جگہ بسیار خوری نے اور تلاوت کی جگہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر نے لے لی ہے۔ درود خوانی کی جگہ فحش گانوں اور نغموں نے لے لی ہے وہ شریف گھرانے کہ جن کے گھروں سے تلاوت قرآن پاک کی، کلمہ طیبہ و درود پاک کی صدائیں گونجتی تھیں آج ان کے گھروں سے ریڈیو، ٹی وی سے فحش گانوں کی منحوس آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ آج کا نوجوان اپنے دین سے غافل اپنے اسلام سے غافل اپنے اسلاف کی روایات وتہذیب سے بے خبر ٹیلی ویژن کے نظاروں پر مسحور ہے۔ آج کل

کے مسلمان کو نماز پڑھنے کا وقت نہیں ملتا لیکن ٹی وی کا کوئی شو نہیں چھوٹتا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

﴿اقبال﴾

ہائے افسوس ہائے افسوس کہ جس کارواں نے اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھ کر پاکستان میں خوشحالی کا کردار ادا کرنا تھا وہی کاروان اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھ کر پاکستان کو قعر مزلت میں غرق کر رہے ہیں جیسے کہ اخباری رپورٹ ہے کہ صرف ایک سال کے اندر فیصل آباد میں 3469 شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے۔

نیز روزنامہ ایکسپریس مورخہ 23۔دسمبر 2009ء نے رپورٹ دی ہے کہ 13 سال میں 193 ارب کے قرضے معاف کرائے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون.

ادھر غربت کا عفریت پنجے گاڑے چلا آرہا ہے کہ غریب لوگ اپنی اولاد کو قتل اور دریا برد کر رہے ہیں اور غریبوں کا مداوا کرنے والے قرضے لے لے کر تجوریاں بھر رہے ہیں۔

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

وہ زیاں کیا ہے وہ یہ ہے کہ حشر کے دن جب میدان میں ساری مخلوق جمع ہوگی تو وہاں یہ سورج جو کہ ہم سے کروڑوں میل دور ہے یہ سروں کے قریب آ جائے گا وہاں نہ کوئی چھت نہ بلڈنگ نہ کوئی مکان نہ کوئی درخت ہوگا پانی کی ایک بوند نہ ہوگی نفسی نفسی کا عالم ہوگا پسینہ بہہ بہہ کر منہ تک آئے گا بڑی ہی سختی ہوگی اور وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا وہاں بندہ جب تک پانچ باتوں کا جواب نہ دے آگے قدم نہیں اٹھا سکے گا ان پانچ باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اے بندے بتا تو نے مال کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا **خمس الف مائۃ** . تو اگر وہاں ناجائز طریقے سے مال اکٹھا کر کے مِلیں، کارخانے لگانے والے کو دو چار ہزار سال کھڑا رہنا پڑا تو کیا بنے گا

نیز اگر کوئی بالفرض بنکوں سے پیسے نکلوا کر دس مِلیں لگا لے اور اگر آج ہی موت کا فرشتہ آ جائے تو سوا کفن کے کچھ بھی ساتھ نہ لے جائے گا۔

فاعتبرو ایا اولی الا بصار .

نیز اقبال نے فرمایا:

اے قوم ترا حال میں کیا دیکھ رہا ہوں
جو کل تھا کچھ آج اس سے برا دیکھ رہا ہوں
ملت کے جوان نغموں کی سر تال میں گم ہیں
محبوب کی رفتار وخدوخال میں گم ہیں
فیشن کے زن و مرد پرستار ہیں دونوں
شیطان کے پنجے میں گرفتار ہیں دونوں
اپوا کی نمائش ہے کہیں اور ہیں کہیں میلے
لے ڈوبیں گے اک روز تم کو یہ جھمیلے

یہ سینما اور ٹیلی ویژن اور ثقافت کے نام پر عیاشی وفحاشی کا کرشمہ ہے کہ آج کا نوجوان نہ ماں باپ کا رہا نہ ملک وملت کا رہا۔ عیاشی، غنڈہ گردی، ڈاکہ زنی وغیرہ کی چہل پہل ہے۔

مفکر مشرق نے صحیح فرمایا ہے:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

یہ حالات جن کا مفکر مشرق نے رونا رویا ہے یہ ان کے دور کے تھے اور اگر آج کے حالات علامہ اقبال مرحوم دیکھ لیتے تو نا معلوم ان کے دل پر کیا گزرتی۔

ٹیلی ویژن کے متعلق تین واقعات پیش خدمت ہیں پڑھیئے ، ہو سکتا ہے کہ آپ عبرت حاصل کر کے اپنی قبر کو جنت کا باغ بنا لیں اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو جنت کا باغ بنائے۔

واقعہ ۱

میرے بڑے بھائی کی پوتی مورخہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو فوت ہوئی اور فوت ہونے کے بعد مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۵ء کو خواب میں اپنی نانی صاحبہ کو ملی اور بتایا امی جی مجھے یہاں آب کوثر کی وجہ سے بہت فائدے حاصل ہوئے ہیں۔(وہ بچی آب کوثر پڑھنے کے بعد کثرت سے درود پاک پڑھا کرتی تھی)

اس کے بعد بتایا امی جی یہاں ﴿قبر میں﴾ آکر پتہ چلا کہ ٹیلی ویژن دیکھنے والوں کا بہت برا حال ہے۔﴿الامان الحفیظ﴾

اور پھر یہ خواب مرحومہ کی نانی صاحبہ نے ۱۲۔ شعبان مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۹۵ء بروز ہفتہ مجھ سے بیان کیا اللہ تعالیٰ ہمیں عبرت کی آنکھ

عطا کرے تا کہ ہماری قبر دوزخ کا گڑھا نہ بن جائے۔

عبرتناک واقعہ ۲

یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا دوسرا ریاض میں اور دونوں میں گہری دوستی تھی۔ دونوں دیندار اور پرہیزگار تھے۔ ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے اپنی بیوی اور بچوں کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ٹی وی خرید لیا۔

کچھ دنوں بعد وہ ﴿ریاض والا﴾ دوست فوت ہو گیا اور جدہ والے دوست نے اس کو خواب میں تین مرتبہ دیکھا اور ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے تینوں بار اس جدہ والے دوست سے کہا خدا کے لئے میرے گھر والوں سے کہو وہ گھر سے ٹی، وی نکال دیں کیونکہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر ٹی، وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے۔ کیونکہ خرید کر میں نے دیا تھا وہ لوگ ﴿اہل وعیال﴾ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں گرفتار ہوں۔ جدہ والا دوست ہوائی جہاز کے ذریعے ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی

بتایا کہ میں نے تینوں بار ایسا دیکھا ہے۔ گھر والے رونے لگے پھر اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی، وی کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا تو اس کے ٹکڑے ہو گئے پھر اُٹھا کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا۔

جدہ والا دوست جب جدہ واپس پہنچا تو اس نے پھر اپنے ریاض والے دوست کو خواب میں دیکھا۔ اس بار وہ اچھی حالت میں تھا اس کے چہرے پر رونق تھی اس نے اپنے ہمدرد ﴿جدہ والے﴾ دوست کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی ہے۔ ﴿کتاب ٹی، وی کے تباہ کاریاں صفحہ ۷﴾

ان مندرجہ بالا دونوں واقعات سے ہر ایماندار اندازہ لگا سکتا ہے کہ ٹی، وی کی اللہ تعالیٰ کے دربار کتنی قدر ہے۔

واقعہ ۳

حیدر آباد کی ایک خاتون کا بیان ہے کہ میری پھوپھی صاحبہ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت مولانا محمد الیاس قادری ٹی، وی اور وی، سی، آر کے سخت مخالف ہیں تو ان کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ پیر صاحب کی ناپسندیدہ چیز گھر میں نہیں رہنی چاہیئے لہٰذا میرے پھوپھی صاحبہ نے ٹی، وی کے سب

تار وغیرہ کاٹ دیئے اور سوچتے ہوئے کہ جب یہ گناہ ہے تو اسے بیچنا بھی گناہ سے کیسے خالی ہوگا یہ سوچ کر اس ٹی، وی کو اسٹور میں پھینک دیا اتفاقاً وہ جمعہ کا دن تھا۔ پھوپھی صاحبہ جب مدینہ کی ڈھول (کتاب) کا مطالعہ کرتے کرتے لیٹ گئیں اور آنکھ لگ گئی تو قسمت جاگ اٹھی کہ مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہو گئے اور خوش ہو کر فرمایا آج میں بہت خوش ہوں کہ تو نے میرے بہت بڑے دشمن ٹیلی ویژن کو نکال دیا ہے اس لئے میں تیرے گھر آیا ہوں۔ سنو میرے غلام محمد الیاس قادری کو میرا سلام کہنا۔

﴿فیضان سنت حصہ اول صفحہ ۴۵﴾

اے میرے عزیز اے عاشق رسول کہلانے والے کیا عشق کا یہی تقاضا ہے کہ جس چیز کو امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دشمن کہیں وہ چیز تیرے گھر کی زینت بنی رہے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

انتباہ

آج کل کا ماڈرن مسلمان کہتا ہے یہ مولوی ملاں ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے لہٰذا اسے ختم کر دو۔ مگر میرے عزیز میرے مسلمان

بھائی یہ ملاّں مولوی چاہتا ہے کہ آپ کی قبر جنت کا باغ بنے کہیں دوزخ کا گڑھا نہ بن جائے کیونکہ رحمت کائنات والی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

انما القبر روضة من ریا ض الجنة اوحفرة من حفر النیران

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بنے گی اور یہ جنت کا باغ یا دوزخ کا گڑھا ہم نے خود بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے نیکی بدی کا اختیار دے دیا ہے اور ساتھ ہی دونوں راستے بھی دکھا دیئے۔

اناهدیناه السبیل اما شا کرا و اما کفورا. ﴿قرآن مجید﴾

یعنی ہم نے انسان کو پیدا کر کے اسے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں کہ یہ راستہ شکر گزاری کا ہے یہ راستہ ناشکری کا ہے۔ یہ راستہ جنت کا اور یہ دوزخ کا ہے۔

اعلان

اگر کسی مسلمان بھائی کے دل میں شوق پیدا ہو کہ دیکھے قبر جنت کا باغ کیسے بنتی ہے وہ کتاب ''مابعدالموت'' کا مطالعہ کرے۔اس کتاب میں جن حضرات نے اپنی قبروں کو جنت کا باغ بنایا ان کے ستائیس واقعات درج ہیں اور قبر کے دوزخ کا گڑھا بننے کے ۲۵ پچیس واقعات درج ہیں اور یہ کتاب مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ فیصل آباد سے دستیاب ہے

دوم

اے میرے عزیز! آپ نے ٹی ،وی کی وجہ سے جس ترقی کا ذکر کیا ہے آیئے ہم اس ترقی کا بھی جائزہ لیں۔

ترقی کا جائزہ

عنوان ہے خواتین کی آبروریزی لمحہ فکریہ

ا

اس عنوان کے ماتحت انسانی حقوق کونسل پاکستان کے سابق صدر اور رکن قومی اسمبلی ممتاز تارڑ نے راولپنڈی پریس کلب میں ۱۹۹۵ء کے

دوران پاکستان میں خواتین کے حقوق کی پامالی کی رپورٹ پیش کی اور انکشاف کیا کہ صرف ایک سال کے دوران بارہ ہزار خواتین جبری آبروریزی کا نشانہ بنیں۔تھانوں میں بتیس خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔تشدد سے پانچ ہلاک ہوئیں۔زیادتی کا شکار بننے والی زیادہ خواتین کا تعلق غریب گھرانوں سے ہے۔ہمارے ہاں اخلاقی اقدار کی پامالی ڈش پروگراموں اور پھر بلیو فلموں کی بھر مار کے باعث ہے۔

نئی نسل جب ایسی اخلاق سوز اور فحش فلمیں دیکھتی ہے تو پھر اپنے ذہنی انتشار سے مجبور ہو کر وہ کسی گھناؤنی حرکت میں ملوث ہو سکتی ہے۔

﴿روزنامہ نوائے وقت﴾

۲

روزنامہ نوائے وقت میں فرید احمد پراچہ صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔پراچہ صاحب لکھتے ہیں ڈش انٹینا نے گویا دنیا کی غلاظت ﴿گندگی﴾ کو لا کر گھروں میں پھینک دیا ہے۔وی،سی،آر اور گلی گلی ویڈیو شاپس کے ذریعہ پھیلنے والا زہر اس کے علاوہ ہے۔نیز پراچہ صاحب لکھتے ہیں: ٹی،وی سے ہر وقت موسیقی کے پروگراموں کی بھر مار، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط

مجالس، غرضیکہ اب ٹی، وی تفریح نہیں بلکہ عذاب بن چکا ہے۔ٹی، وی پروگراموں میں سے موسیقی پاپ میوزک ناچ رنگ کی مجالس اور رقص وسرور کے ذریعہ معاشرہ پر پڑنے والے تاثرات تو واضح ہیں مسلم معاشرہ کے بارے میں یہ ایک پرانی سازش ہے جو علامہ اقبال نے اپنی نظم ابلیس کی مجلس شوریٰ میں واضح کی ہے۔

﴿نوائے وقت ۹ جون ۱۹۹۶ء﴾

نیز پراچہ صاحب لکھتے ہیں:

ناچ گانے کے علاوہ ٹیلی ویژن کے دیگر پروگرام بھی انتہائی منفی اثرات رکھتے ہیں۔تشدد اور جرائم پر مبنی ڈرامے اور فلمیں جرائم کی تربیت گاہیں ثابت ہوئی ہیں۔ ﴿نوائے وقت﴾

الحاصل پاکستانی معاشرہ میں جو خیر خواہ لیڈر ہیں وہ تو اس کی تباہ کاریوں کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں مگر آج کا مسلمان اس بین پر ایسا محو ہو کر ہنود و یہود کی سازش کا شکار ہو چکا ہے کہ جاگنے کا نام ہی نہیں لیتا اور یہی رونا علامہ اقبال مرحوم نے رویا ہے۔

اقبال سنے گا کون تجھ سے یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

اے میرے عزیز! غور کر کہ اب ہنود و یہود اس پرانی سازش میں جس کی نشاندہی علامہ اقبال مرحوم نے کی ہے کامیاب ہو گیا ہے۔

اسی لئے اب برہمن زادی اندرا گاندھی کی بہو کھلم کھلا کہہ رہی ہے کہ اب بھارت کو پاکستان پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اب پاکستانی معاشرہ اس ثقافت کی وجہ سے ہمارے ساتھ مل گیا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی! غور کر اسی بناء پر تیرے سچے نبی والی دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹی، وی کے متعلق عالم رویا میں فرمایا یہ میرا بہت بڑا دشمن ہے جیسے کہ واقعہ نمبر۳ میں گذرا۔

اب وہ مسلمان جس کے متعلق مفکر مشرق نے فرمایا ''وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا''۔ اس کے بدن سے اس سامان تعیش ٹی وی، وی سی آر، کیبل نیٹ ورک ڈش انٹینا وغیرہ کے ذریعہ یہود و ہنود نے عشق رسول ﴿روح محمد﴾ کو نکال دیا ہے اور اب پاکستانی معاشرہ میں یہی کچھ رہ گیا ہے بدمعاشی، ڈاکہ زنی، رشوت ستانی، بنکوں سے قرضے معاف کرا لینا، شراب خوری، عصمت دری وغیرہ اور اب یہود و ہنود مسلم معاشرہ سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ الا ماشاءاللہ

سوال

بعض برائیوں کو برائی جانتے ہوئے بھی ہم کیوں نہیں چھوڑ سکتے ؟

جواب

آپ نے مندرجہ ذیل مضمون پڑھ لیا تو انشاءاللہ وجہ سمجھ میں آ جائے گی بشرطیکہ آپ عبرت کی نگاہ سے پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین. امابعد!

رب ذوالجلال نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

سنریھم آیا تنا فی الافاق وفی انفسھم . ﴿سورہ حم السجدہ﴾

یعنی ہم لوگوں کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔ آفاق میں بھی اور ان کے باطن میں بھی۔ تو جیسے ظاہر میں متضاد حکومتیں ہوتی ہیں انسان کے باطن میں بھی دو متضاد حکومتیں ہیں۔

تفصیل

مثلاً ظاہر میں پاکستان اور بھارت، فلسطین اور اسرائیل آپس میں دو متضاد اور ایک دوسرے کی دشمن حکومتیں ہیں اور ہمہ وقت ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور زیر کرنے کی کوشش میں رہتی ہیں۔ یوں ہی انسان کے اندر بھی دو متضاد اور ایک دوسرے کی دشمن حکومتیں ہیں۔ ایک حکومت ضمیر یعنی روح کی ہے اور دوسری نفس کی اور ہر ایک کی روش و خوراک الگ الگ ہے۔ روح کی غذا اللہ تعالیٰ کی یاد، نماز، روزہ، صدقہ خیرات، کثرت درود شریف، دوسروں کا بھلا کرنا، عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ اور نفس کی خوراک نفسانی خواہشات کی پیروی، شراب نوشی، بد معاشی، حرص لالچ وغیرہ ہے۔

نیز اگر ایک حکومت طاقت ور ہو تو دوسری حکومت آٹو میٹک کمزور ہو گی یعنی اگر روح طاقت ور ہو گی تو نفس کمزور ہوتا چلا جائے گا اور اگر نفس طاقت ور ہو گا تو روح خود بخود کمزور ہوتی چلی جائے گی۔ لہٰذا جو شخص روح کو اس کی غذا پوری دے۔ تو اس کی روح طاقتور ہوتی چلی جائے گی اور اس کا نفس خود بخود کمزور ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ ایسے کا نفس کمزور ہوتا ہوتا اپنی شکست مان لے گا۔ پھر اس کا نفس کسی کار خیر میں رکاوٹ نہ ڈالے گا۔ جیسے کہ سیدنا

امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرھما کی سوانح حیات میں مذکور ہے کہ یہ حضرات چالیس پینتالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے کیونکہ ان حضرات نے روح کو اس کی غذا دے کر اتنا طاقتور کرلیا تھا کہ روح کی مخالف قوت ''نفس'' جس کا کام ہی برائی پر اکسانا ہے۔ وان النفس لا ما رة بالسوءِ .

ان کا نفس نڈھال ہو کر اپنی خصلت امارگی سے دست بردار ہو گیا تھا ان حضرات کا نفس، نفس مطمئنہ بن چکا تھا اور اس کے برعکس ہم لوگوں نے نماز روزہ، درود پاک کی کثرت و دیگر اعمال صالحہ جو کہ روح کی غذا ہیں نہ اپنائے بلکہ نفس کو ہی پالتے رہے، خواہشات نفسانیہ کے پیچھے ہی دوڑتے رہے۔ ہمارے نفس طاقت ور ہو گئے بلکہ یوں کہیں کہ ہم نے اپنے نفسوں کو ایسا پالا کہ ہمارے نفس منہ زور گھوڑے بن گئے، ہماری روحیں مرجھا گئیں کمزور ہو گئیں نفس کا مقابلہ کرنے کی ہم میں طاقت نہ رہی اور ہم نے اپنی باگ ڈور نفس کے ہاتھ میں پکڑا دی اور ہمارا کام آج یہی رہ گیا جس کا ایک جہان مشاہدہ کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم غیر مما لک میں بدنام ہو رہے ہیں۔ یعنی بدمعاشیاں، شراب خوریاں، ڈکیتیاں، قتل و غارت، دوسروں کے مال

وجان کی تباہی وغیرہ۔ الحاصل جب ہماری باگ ڈور ہمارے سرکش نفس نے اپنے ہاتھ میں لے رکھی ہے اور ہماری روحیں مردہ ہو چکی ہیں۔ ان میں مقابلہ کی سکت ہی نہیں رہی تو ہم اگر کسی بری چیز کو براجان کر چھوڑنا بھی چاہیں تو ہمارے منہ زور نفس ہمیں نہیں چھوڑنے دیں گے اور ہم دنیا کی چند روزہ نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت تباہ و برباد کر بیٹھتے ہیں اور پھر شیطان جو کہ انسان کا پرانا اور بدخواہ دشمن ہے وہ نفس امارہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے آسانی سے ایمان چھین لیتا ہے۔ ایمانیات یعنی حشر و نشر مرنے کے بعد زندہ ہونا، حساب کتاب، جنت دوزخ، نیکی بدی اور میزان وغیرہ میں تشکیک پیدا کر کے بے ایمان کر کے ہمیشہ کے لئے دوزخ کا حق دار بنا دیتا ہے۔

فالی اللہ المشتکی وھو حسبنا ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیرولا حول ولا قوۃالاباللہ العلی العظیم .

میرے مسلمان بھائیو! یہ سینما یہ ٹیلی ویژن یہ ایک بین ہے جیسے کہ بڑے سے بڑے طاقتور سانپ کو بین کے ذریعے قابو کیا جا سکتا ہے یونہی اس بین کے ساتھ بڑے سے بڑے طاقتور مسلمان کو مسحور کر کے قابو کیا جا سکتا ہے

ادھر مسلمان ٹی، وی کے نظاروں پر سر دھن رہا ہے ادھر اسلام کی

دشمن برہمن کی اولاد عیار و مکار پُرعزم ہے کہ مسلمان کو عیش وعشرت میں مبتلا کر کے ہی اسے زیر کیا جاسکتا ہے۔

اگر مسلمان عیش و عشرت میں نہ پڑے تو کوئی طاقت اسے شکست دے ہی نہیں سکتی۔ بدین وجہ اسی بنا پر ہندو کی اولاد نے پاکستانی سرحدوں پر امرتسر پھر سرینگر میں اسٹیشن قائم کر دیئے ہیں۔ گویا اس نے پاکستان کے سر پر بین رکھ دی ہے۔ وہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد جان گئی کہ ان کو جب کبھی پاکستان پر حملہ کرنے کی ضرورت ہوئی وہ فحش شو دکھا کر پاکستان کی نئی نسل کو مسحور کر سکتی ہے۔ کیونکہ اب نئی نسل کا مسلمان ٹی، وی کے پر کشش اور فحش نظاروں پر مسحور ہوتا جارہا ہے۔

یہاں پر ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے جو کہ مسلمانوں کی عبرت کے لئے کافی ہے۔

واقعہ

مصر پر جب اسرائیل نے حملہ کیا تھا تو یہ اچانک حملہ نہیں تھا۔ بلکہ سوچے سمجھے منصوبہ کے ماتحت کیا گیا تھا۔ وہاں بھی مسلمانوں کو عیش وعشرت میں مبتلا کر کے کیا گیا۔ یہ واقعہ اسرائیلی جاسوس کی کتاب ''صبحدم طیارے

تباہ ہو گئے'' اخذ کردہ ماہنامہ عرفات بابت ماہ مئی، جون ۱۹۷۲ء سے نقل کیا ہے۔ خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

ارام ''رقاصہ سہیر زکی'' کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ وہ مصری ہوابازوں کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کرے۔ چنانچہ ایک بڑے ہال میں چار سو مصری ہواباز بمعہ فضائیہ کے کمانڈر انچیف محمود صدقی جمع ہو گئے۔ مصری ہواباز اسی نامور رقاصہ ''سہیر زکی'' کے ہیجان انگیز اور جنسی خیالات کے ہم آہنگ رقص اور موسیقی کی بلند آواز دھنوں سے مسحور ہو کر زور زور سے تالیاں بجاتے اور واہ واہ کی صدائیں بلند کرتے اور تالیوں کا دیر تک سلسلہ قائم رہتا۔ ارام تھوڑے تھوڑے وقفہ سے خدام کو اشارہ کر دیتا کہ وہ مدعوین کو لذیز شراب پیش کریں چنانچہ نئی بوتلیں کھل جاتیں اور شراب کے جام ہوابازوں اور ان کی دوست لڑکیوں کے درمیان گردش کرنے لگتے وہ ہر گھونٹ کے ساتھ عقل و ہوش سے بیگانہ ہو جاتے۔ ارام کا کہنا ہے کہ آج کی رات کی اس رنگین محفل کے انعقاد سے پہلے میرے اور اسرائیل کے درمیان جو آخری رابطہ ہوا اس میں میں نے اسرائیل کو آگاہ کر دیا کہ مصری ہوابازوں کی بہت بڑی تعداد اتوار اور پیر کو چھٹی پر جا رہی

ہے اور مصر کی فوجی ہائی کمان پیر کی صبح سینائی کا دورہ کرے گی ادھر روسی صدر نے صدر ناصر سے تیز لہجے میں مطالبہ کیا کہ اسرائیل پر ہرگز حملہ نہیں ہونا چاہئیے چنانچہ میں نے اسرائیل پر زور دیا کہ پیر کی صبح کو مصر پر حملہ کرنے کے لئے جو موقع مل رہا ہے اسے ہرگز ضائع نہ کیا جائے۔

آج کی محفل رقص شام سے شروع ہوئی اور ایک ہی ڈگر پر جا رہی ہے۔ آدھی رات ہوگئی تو اچانک محفل میں ہلچل برپا ہوئی، مصری فضائیہ کی پولیس کا ایک دستہ ہجوم کو چیرتا ہوا میری طرف بڑھا۔ میں فوراً منہ کے اندر اپنے مصنوعی دانت پونچھنے لگا تاکہ اس میں سے زہر کی گولی نکال کر نگل جاؤں۔ یہ میں نے اس غرض سے چھپا رکھی تھی۔ کہ اگر کسی وقت میرا راز کھل جائے تو میں یکا یک اس کو نگل کر اپنا خاتمہ کرلوں۔ میں کوئی فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ پولیس سارجنٹ نے مجھے کہا آپ کو اپنے کرنل کے سامنے حاضر کرنا ہے میرا خون جم کر رہ گیا۔ میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ محمود صدقی ﴿فضائیہ کا کمانڈر انچیف﴾ نے آگے بڑھ کر سارجنٹ کو ڈانٹا اور کہا اس سے قبل کہ میں تمہارا کورٹ مارشل کروں یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔ لہٰذا سارجنٹ جس پھرتی سے آیا تھا اسی تیزی سے باہر نکل گیا۔ میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ

یہ محفل ختم ہو۔خدام کو اشارہ کیا کہ حاضرین کو سٹمپٹن کا خزانہ پیش کیا جائے
میں نے دل ہی دل میں طے کر رکھا تھا کہ یہ محفل صبح تک جاری رہنی چاہیئے ۔
اس وقت سیلون میں چار صد مصری ہوا باز بیٹھے تھے۔یعنی سرزمین نیل کے
ہوابازوں کی غالب اکثریت وہاں موجود تھی اور وہ ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے
میں نے سوچا صبح کے وقت جب یہ کلب سے نکلیں گے تو اس وقت ان میں یہ
سکت نہ ہوگی کہ مگ ۲۱ کے اندر بیٹھ کر ہاتھ کی گھڑی اور بلندی ناپنے والی
گھڑی میں تمیز کرسکیں۔جب رات کے تین بجے رقاصہ ''سہیر زکی'' انتہائی
خستہ ہوکر گر پڑی تو میں نے اسٹیج پر چڑھ کر اعلان کیا اب ہم فضائیہ کے محترم
کمانڈر انچیف کی صدارت میں مصنوعی فضائی جنگ کا مظاہرہ کریں گے تاکہ
ہم یہ ثابت کرسکیں کہ کیسے اسرائیل کو تہس نہس کیا جاسکتا ہے۔

ہوابازوں نے اس انوکھے پروگرام پر تالیاں بجائیں۔میں نے کہا
کوئی صاحب اٹھ کر بجلی کا مین سوئچ اس وقت بند کردے جب تمام خواتین
ایک کونے میں جمع ہوجائیں اور تمام ہوا باز دوسرے کونے میں۔خواتین
کا گروپ میراج کہلائے گا اور مردوں کا گروپ مگ۔

اس عظیم مصنوعی حملے کا کوڈ ورڈ میراج کو تباہ کرنا ہوگا ساتھ مگ

گروپ تاریکی میں میراج گروپ کو تلاش کرے گا۔ یہ کھیل شروع ہو گیا اور ہوابازوں نے خوب دل کی بھڑاس نکالی۔ صبح کے پانچ بج چکے ہیں میں خود بھی انتہائی تھک چکا تھا۔ صدقی محمود میرے بڑے پلنگ پر محو آرام ہیں۔ سمیرہ اس کی آغوش گرم کر رہی تھی۔ میں اور رقاصہ "سہیر زکی" بالائی منزل پر چڑھ گئے۔ میں غنودگی کے ساتھ برابر سرگرم جنگ رہا اور یہ سوال بار بار میرے دماغ میں اٹھتا کہ اسرائیل کی فضائیہ مصری اڈوں پر کب حملہ کرے گی میرا دل اس وقت یہودی عصبیت سے بری طرح لبریز ہو چکا تھا۔

مجھے زکریا محی الدین کی ایک بات یاد آ گئی اس نے چند سال پہلے مجھ سے کہا تھا یہودی جاسوسی کے فن میں بہت مہارت رکھتے ہیں۔ میں نے سوچا چند ساعتوں کے بعد زکریا کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ جاسوسی کے معاملہ میں یہودیوں کی مہارت اور فوقیت کس پائے کی ہے۔ میں نے اپنے بستر پر کروٹ لی بستر پر ایک ننگ دھڑنگ جسم پڑا تھا۔ یہ سرزمین فراعنہ کی نمبر ایک رقاصہ تھی۔ ہاں میں نے مصر کو بالکل برہنہ کر دیا ہے۔ اس وقت مصر ہو بہو رقاصہ "سہیر زکی" کی طرح ننگ دھڑنگ چت پڑا ہے۔ چند گھڑیوں کے بعد مصر پر قیامت نازل ہونے والی ہے۔ صدقی محمود کے ہوائی جہاز بھی اس

وقت اس طرح برہنہ ہیں جس طرح سہیر زکی پوری شان برہنگی کے ساتھ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی ہے۔

پھر کیا ہوا مصر پر وہ قیامت ٹوٹی جس کو پوری دنیا نے دیکھا کہ اسرائیل نے مصری فضائیہ کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ ﴿ماہنامہ عرفات﴾

فاعتبروایا اولی الابصار

یہ ہے مسلمانوں کے نفسانی خواہشات میں مبتلا ہونے کا انجام۔

فالی اللہ المشتکی

تنبیہ

قابل غور بات یہ ہے کہ جس مسلمان کو باوجود قیامت پر ایمان ہونے کے یہ احساس ہی نہیں رہا کہ یہ فحش نظارے یہ بے راہ روی جنت کی طرف لے جارہی ہے یا دوزخ کی طرف۔ ایسے مسلمان کو ملکی زیاں کا کیا احساس ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ ۱۹۷۱ء کی جنگ نے ثابت کر دکھایا۔ حالانکہ قرآن کا دوٹوک فیصلہ ہے کہ خواہشات کی پیروی دوزخ کو لے جاتی ہے اور خواہشات کا چھوڑنا جنت لے جاتا ہے۔

فاما من طغی واثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی

الـماوی واما من خاف مقام ربـہ ونهی النفس عن الهوی فان الجنة هی الماوی. (سورۃ نازعات)

یعنی جس شخص نے سرکشی کی اور زندگانی دنیا کو ہی پسند کیا تو ایسے کا ٹھکانا دوزخ ہے لیکن جو شخص اپنے رب کے دربار میں حاضر ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو خواہشات سے روک لیا تو بے شک اس کی رہائش گاہ جنت (ا) ہوگی لیکن افسوس کہ مسلمان غفلت کی نیند سو رہا ہے اور صرف نیند ہی نہیں بلکہ بالکل بے حس ہو گیا ہے۔ ایک بزرگ کا فرمان ہے کہ انسان جب سو جائے خواہ کتنی ہی گہری نیند سو جائے جب اسے کوشش کر کے بیدار کیا جائے وہ بیدار ہو جائے گا لیکن اگر کسی نے کوئی نشہ آور چیز پی ہو اور اسے نشہ چڑھا ہو تو جب تک نشہ نہ اترے ہوش میں نہیں آسکتا خواہ کتنی ہی کوشش کی جائے۔ یوں ہی جب انسان خواہشات کے نشہ میں مگن ہو جائے تو پھر اس کا خواب غفلت سے جاگنا بہت مشکل ہے۔ خواہ کوئی بڑے سے بڑا ناصح زور لگائے خواہ اسے قرآن وحدیث پڑھ کر سنایا جائے اس کا غفلت سے بیدار ہونا مشکل ہے۔

(ا) جنت دوزخ کا مطالعہ کرنا ہو تو ''قصر جنت'' کا مطالعہ کریں۔

مفکرمشرق ڈاکٹراقبال نےاسی بے حسی کایوں رونارویا ہے۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں
جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آراء تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
امراء نشئہ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضاء غرباء کے دم سے
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
ہرکوئی مست مئے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو یہ انداز مسلمانی ہے؟
وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

میرے مسلمان بھائیو! ایک وہ مسلمان تھا کہ مسلمان کے سامنے ساری طاقتور حکومتیں خس وخاشاک کی طرح بہہ رہی تھیں اور ایک آج کا مسلمان ہے کہ ہر کسی سے ڈرتا ہے اور تو اور وہ بنیا ہندو جو کہ مسلمان کا نعرہ سن کر کانپ جایا کرتا تھا۔ آج وہ مسلمان کے سر پر غرا رہا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

تھی کبھی تیری روانی موج دریا کی طرح
آج وہ چشمہ ہے جس میں نام کو پانی نہیں
وائے ناکامی کہ تجھ سے تیرے جوہر مٹ گئے
نام کو گوہر ہے لیکن وہ درخشانی نہیں

میرے پیارے بھائیو! میرے محترم بزرگو! آج بے حیائی، بے غیرتی، عریانی کا سیلاب اُمڈا چلا آرہا ہے۔ اٹھو جاگو اس کی روک تھام کی تجویز سوچو۔ زمیندار کھیت کو پانی لگاتا ہے اگر اس کے کھیت کا بند بہہ جائے تو وہ آسانی سے اسے بند کر لیتا ہے اور اگر نالے کا بند بہہ جائے تو اسے بڑی مشقت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اگر سیلاب کا بند ٹوٹ جائے تو یہ کسی ایک کے بس کی بات نہیں بلکہ ساری قوم سے بے قابو ہو جاتا ہے لیکن ہمت نہیں

ہارنی چاہیئے۔

میرے محترم بزرگو! اُٹھو مل کر بند باندھنے کی کوشش کرو۔ ادھر ہاتھوں سے کوشش کرو، اُدھر دربارالٰہی میں دعائیں مانگو۔ مسلمان بھائیو! اگر ہم نے اپنی اصلاح کرلی، اس سیلاب کو روکنے میں کامیاب ہو گئے تو خیر ہی خیر ہے پھر روس بھی تمہارا تابع ہوگا، امریکہ بھی تمہارا پانی بھرے گا، برطانیہ تمہارا کفش بردار ہوگا، بھارت تمہیں خراج عقیدت پیش کرے گا۔

کی محمد ﷺ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

محترم بزرگو! تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھو ایک وفا کیش مسلمان حکمران جس نے کبھی غیر عورت کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھا تھا جو کبھی ام الخبائث شراب کے قریب نہ گیا تھا جو صحیح طور پر نمازی تھا۔ وہ سچا اور صحیح مسلمان تھا جس کو لوگ عالمگیر کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ اس مرد مجاہد نے ہندوستان پر زائد از پچاس سال حکومت کی اور بڑے کروفر کے ساتھ حکومت کی۔ اسلام کی برکتیں اس کے شامل حال رہیں۔ اس کے سفر آخرت اختیار کرنے کے کچھ ہی عرصہ بعد محمد شاہ کے ہاتھ اقتدار آیا اور اس نے

دامن مصطفیٰ کو چھوڑ کر عیش پرستی اختیار کی تو خدا تعالیٰ نے اس پر نادر شاہ کو مسلط کو دیا اور اس نے دہلی میں قتل عام کیا اور یہ سزا محمد شاہ کو اس کی عیش پرستی اور نفسانی خواہشات کی وجہ سے ملی ۔جیسا کہ خود اس نے اقرار کیا۔ چنانچہ جب قتل عام رکا تو کسی نے محمد شاہ سے پوچھا یہ کیا ہوا تو اس نے جواب دیا ''شامت اعمال ماصورت نادر گرفت'' یعنی ہماری بداعمالیوں نے نادر کی صورت اختیار کرلی ہے اور ہمارے برے اعمال ہی ہمارے سر پر عذاب بن کر آگئے ہیں۔

مسلمان بھائیو! ہمیں چاہئیے کہ ہم غفلت سے بیدار رہوں اور پہلی امتوں کے کردار کا مطالعہ کریں اور سوچیں کہ ان امتوں کی ہلاکت کن وجوہ سے ہوئی۔

آیئے قوم عاد کا کردار دیکھیں۔قرآن پاک اور اس کی معتبر تفسیروں میں ہے کہ قوم عاد کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ہود علیہ السلام تبلیغ فرماتے رہے اور ساتھ ہی عذاب الٰہی سے ڈراتے رہے کہ اے قوم اگر تم نے برائیوں کو نہ چھوڑا تو تم پر عذاب مسلط کردیا جائے گا۔

آخر کار جب قوم نفسانی خواہشات میں حد سے بڑھ گئی۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ہود علیہ السلام کی ہدایت کی پرواہ نہ کی تو ان پر قحط نمودار ہوا۔ جب قوم عاد زیادہ پریشان ہوئی تو انہوں نے ستر (۷۰) آدمیوں کا وفد زیر قیادت قیل بن عنتر اور مرثد بن سعد مکہ مکرمہ بھیجا کہ وہاں جا کر بارش کی دعائیں کریں۔

وہاں کا حاکم اس وقت معاویہ بن بکر قوم عمالقہ میں سے تھا۔ جس کی شادی قوم عاد میں ہوئی تھی۔ بدیں وجہ قوم کا وفد اس معاویہ بن بکر کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا۔ اس نے وفد کی عزت و تکریم کی۔ قوم عاد کا وفد جو کہ خواہشات نفسانیہ میں مبتلا تھے وہ معاویہ کے پاس جا کر سوائے مرثد کے سب شراب نوشی اور لونڈیوں کے گانوں میں ایسے مسحور ہوئے کہ انہوں نے وہاں ایک مہینہ گزار دیا۔ اس میزبان کو دل میں بڑی کوفت ہوئی کہ میری سسرالی قوم مصیبت میں مبتلا ہے اور یہ لوگ یہاں شراب نوشی اور راگ و رنگ میں مست ہو کر سب کچھ بھول چکے ہیں۔ بدیں وجہ اس نے اپنی دو لونڈیوں کو جن کے نام جرّہ اور وردہ تھا ان کے سامنے اس امر کا اظہار کیا تو انہوں نے کہا ہم شعروں میں ان کو متنبہ کریں گی۔ چنانچہ انہوں نے گانا سناتے ہوئے شعر پڑھے جن اشعار کا مفہوم یہ ہے:

''اے قیل تیری قوم بھوکی پیاسی مر رہی ہے۔ تیری قوم کے لوگ کیا بوڑھے اور کیا جوان کیا عورتیں اور کیا بچے سب کے سب مصیبت کے منہ میں ہیں اور تم یہاں نفسانی خواہشات میں مگن ہو کر سب بھول چکے ہو تم کیسے بدترین وفد ہو جو قوم کی طرف سے وفد بن کر آئے ہو''۔

اس پر وہ چونکے اور آپس میں کہنے لگے کہ چلو کعبہ مکرمہ چل کر دعا کریں اس پر مرثد بن سعد جو کہ دل سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا مگر اس نے ابھی اس کا اظہار نہیں کیا تھا اس نے کہا اب دعاؤں سے کچھ نہیں بنے گا جب تک کہ تم خدا تعالیٰ کے نبی پر ایمان لا کر اس کی اطاعت نہ کرو گے۔ اس اظہار ایمان پر دوسرے بوکھلا گئے اور وہاں کے حاکم معاویہ بن بکر سے کہنے لگے کہ اس مرثد کو یہیں روک لے یہ ہمارے ساتھ دعا کرنے نہ جائے۔

چنانچہ مرثد تو وہیں ٹھہر گیا اور دوسرے افراد قیل کی قیادت میں جا کر دعائیں کرتے ہیں۔ اسی دوران خدا تعالیٰ نے تین قسم کے بادل بھیجے۔ سیاہ سفید، اور سرخ اور ہاتف سے ندا آئی اے قیل ان تینوں میں سے جو چاہے پسند کر تو قیل نے کہا ہمیں سیاہ بادل چاہیئے کہ اس میں بارش زیادہ ہوتی ہے

ہاتف نے ندادی کہ تو نے قوم کی ہلاکت و بربادی اختیار کرلی ہے کہ اب تیری قوم کا ایک بچہ بھی نہیں بچ سکتا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ بادل جو کہ حقیقت میں عذاب تھا بھیجا اور جب قوم نے دیکھا تو خوشیاں منانے لگے اور بولے: **هـذا عـارض ممطرنا.**

جواب آیا: **بل هو ما استعجلتم به ريح فيه عذاب اليم .**

﴿قرآن مجید﴾

بارش نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کے متعلق تم جلد بازی کرتے تھے۔

یہ آندھی ہے اس میں دردناک عذاب ہے۔

جب وہ آندھی آئی اس نے قوم کی قوم کو تہس نہس کر دیا اور ایسا ملیا میٹ کیا کہ ان میں سے کوئی نفس نہ بچ سکا۔ ﴿تفسیر مظہری جلد ۳ صفحہ ۴۲۰﴾

﴿تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۱۸۷، سورہ اعراف﴾

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

تلك عاد جحدوا بايات ربهم وعصوا رسله .

اے میرے حبیب کی امت یہ تھی قوم عاد جس نے رب تعالیٰ کی

نشانیوں کو جھٹلایا اور خدا تعالیٰ کے نبیوں کی نافرمانی کی۔

فبعدا لعاد قوم هو د . ﴿قرآن مجید﴾

میری رحمت سے دور ہو جائے عاد کی قوم جو کہ ہود کی امت تھی۔

میرے بھائیو! سنت الٰہیہ یوں ہی جاری ہے اگر ہم غفلت سے بیدار نہ ہوئے، نفسانی خواہشات کو نہ چھوڑا، بجائے مسجدوں کے شیطانی گھروں کو آباد کیا جو سونے کا وقت ہے اس کو ہم نے سینما، ٹیلی ویژن، وی سی آر کے پر کشش نظاروں اور کھیل تماشے وغیرہ فضول کاموں میں کھودیا اور جو جاگنے کا اور رحمت الٰہی لوٹنے کا ﴿سحری﴾ کا وقت ہے وہ سوتے گزار دیا تو ہماری یہ روش ہی خطرہ کی گھنٹی ہے۔

کیا قرآن پاک کا یہ اعلان ہم بھول گئے؟ افامن اهل القرى ان ياتيهم باسنا بياتا وهم نائمو ن اوامن اهل القرى ان يا تيهم باسنا ضحى وهم يلعبون . ﴿سورۃ اعراف رکوع ۲﴾

یعنی کیا بستیوں اور شہروں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب رات کو آپہنچے اور لوگ سو رہے ہوں، کیا بستیوں اور شہروں والے اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر عذاب آپہنچے اور وہ کھیل رہے ہوں۔

کیا یہ اعلان ہم بھول گئے ہیں: افامنوا مکر الله فلا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون .
﴿سورۃ اعراف رکوع ۲﴾

کیا لوگ خدا تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تدبیر سے تو خاسر ﴿بدنصیب﴾ قوم ہی بے خوف ہی سکتی ہے۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب الٰہی سے ڈرایا تو ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

انہلك وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث .

﴿صحیح بخاری جلد اصفحہ ۵۰۸﴾

یعنی یا رسول اللہ کیا مسلمان بھی ہلاک ہوں گے۔ حالانکہ مسلمانوں میں نیک بھی ہوں گے تو فرمایا ہاں ہلاک ہوں گے جبکہ خباثت ﴿برائی﴾ بڑھ جائے گی۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

علماء کرام کی خدمت میں اپیل

علماء کرام کی خدمت میں مؤدبانہ اپیل ہے کہ آپ حضرات نہایت ہی قابل احترام ہیں۔ آپ حضرات واجب التعظیم ہیں۔ آپ حضرات کی کوشش خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ آپ حضرات کو خدا تعالیٰ نے قوم کی

سرداری عطا فرمائی ہے۔آپ کی آواز پر مسلمان لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ آپ حضرات سے تقدس،آپ کے برتر مقام اورآپ کے علم کے نام پر اپیل ہے کہ آپ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کی بھرپور کوشش کریں، اپنے اپنے حلقہ اثر میں کمیٹیاں بنائیں۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کی ابتداء عملی طور پر شروع کریں۔جو مسلمان بھائی کمیٹی کے ممبر بنیں وہ شریعت مطہرہ کو اپنے اوپر جاری کرنے کا عہد کریں اور جب عوام میں یہ چیز مقبولیت اختیار کرے گی تو خدا تعالیٰ اس قانون:

كما تكونوا يومر عليكم .

یعنی جیسے تم ہو گے تم پر حکمران بھی ویسے ہی بنائے جائیں گے۔

کے مطابق پاکستان پر حاکم بھی نیک صالح متقی مسلط کرے گا جو سرتاپا برکت ہوں گے۔

کالجیٹ طلبہ سے اپیل

کالجوں، یونیورسٹیوں کے طلباء جو کہ آئین اسلامی کے حامی ہیں جو ملک میں شریعت مطہرہ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے داعی ہیں ان کی خدمت میں اپیل ہے کہ اے قوم کے شاہینو اور ملت بیضاء

کے سر فروشو اُٹھو، اٹھو کمر ہمت باندھو اور ظلمت کدہ دنیا کی اندھیری اور پر خار وادی میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع لے کر کود جاؤ۔ آپ حضرات کے ایک ہاتھ میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع ہو اور دوسرے ہاتھ میں شریعت مطہرہ کی قندیل ہو آپ حضرات یعنی کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کمر ہمت باندھ لیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے بلکہ سب کچھ ہو سکتا ہے اگر کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ اسلامی انقلاب لانا چاہیں، نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کی کوشش کریں تو بہت ہی تھوڑے وقت میں اسلامی انقلاب برپا کر سکتے ہیں اور قانون خداوندی ہے کہ جب کوئی قوم خدا تعالیٰ کے احکام کو نافذ و جاری کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس قوم پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیتا ہے۔

والذین جا ھدوا فینا لنھدینھم سبلنا. ﴿قرآن پاک﴾

یعنی جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے پر چلنے کی توفیق دے دیتے ہیں۔

آزمائش کے لئے مشکلات ضرور آتی ہیں لیکن ایک ایک کر کے رکاوٹیں دور ہوتی جاتی ہیں اور فتح و کامیابی ایسی قوم کے قدم چومتی ہے اور پھر دونوں

جہان کی نعمتیں اس قوم پر نچھاور ہوتی ہیں اور یہی نہیں بلکہ تاریخ ایسی قوموں کے کارناموں کو فراموش نہیں کر سکتی بلکہ رہتی دنیا تک ایسی قوم کو آنے والی نسلیں یاد رکھتی ہیں میرے آقا کی امت کے مجاہدو اُٹھو کمر ہمت باندھ کر اس وادی میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کود جاؤ خدا تمہارا حامی و ناصر ہے۔

آپ حضرات کو اس پر خار وادی میں کانٹے بھی چبھیں گے، تکلیفیں بھی آئیں گیں ،رکاوٹیں بھی آڑے آئیں گیں لیکن مرد مجاہد کے لئے یہی رکاوٹیں عروج و کامیابی کا ذریعہ بن جایا کرتی ہیں۔ڈاکٹر اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

آپ حضرات نے قادیانی تحریک میں جو کہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے جو کردار ادا کیا ہے وہ سنہری حروف سے لکھا جانے کے قابل ہے آپ نے دور دراز کے سفر کئے جگہ جگہ جلسے کئے قوم کو بیدار کیا اور ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا احساس دلایا۔آپ حضرات نے جیلوں کی صعوبتیں اُٹھائیں، آپ

نے پولیس کے ہاتھوں ڈنڈے کھائے، آپ نے اپنا سکون و آرام قربان کیا، وقت کو قربان کیا، تعلیم کا حرج کیا، خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ قربانیاں قبول فرمالیں۔ اب آپ حضرات سے اپیل ہے کہ آپ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے والہانہ اور بغیر کسی تاخیر کے اُٹھ کھڑے ہوں۔ آپ حضرات نے معاشرے کا منہ امریکہ سے موڑ کر مدینہ منورہ کی طرف کرنا ہے۔ آج معاشرہ کی روش بلا مبالغہ ایسی ہے جیسے کہ کوئی قوم نشہ کی حالت میں کسی ہلاکت کے گڑھے کی طرف بھاگ رہی ہو اور کنارے کے قریب پہنچ چکی ہو تو کوئی ناصح خیر خواہ ان کی ہولناک ہلاکت کو محسوس کر کے جان کو ہتھیلی پر رکھ کر یکدم آگے کھڑا ہو جائے اس قوم کو ہمت کے ساتھ روکے اس مدہوش قوم کو کوشش کر کے ہوشیار کرے اور بیدار کرنے کے بعد اس قوم کا منہ تباہی کے گڑھے کی طرف سے موڑ کر ایسی بستی کی طرف کر دے جس میں محض خیر ہی خیر ہو۔ پھر وہ قوم جو اس ناصح کو پر لے درجے کا دشمن جانتی تھی وہی قوم اس ناصح کے حق میں دعائیں کرے اور تحسین کے پھول اس پر برسائے۔ بلاشبہ آج معاشرہ جس راہ پر گامزن ہے وہ بلیات کی راہ ہے وہ ہلاکت کا راستہ ہے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کی تو میروی بترکستان است

اے ملت بیضاء کے سرفروشو! آؤ تہذیب کی دلدادہ قوم کو انگریز کی نقالی کرنے والی قوم کو خدا کی مقدس کتاب کی طرف پشت کرنے والی قوم کے ناصح بن کر قوم کی کشتی کو کامیابی کے کنارے لگا دو لیکن قوم کا ناصح صحیح معنی میں وہی ہو سکتا ہے جو خود عمل کا پیکر ہو جس کی ہر ادا سے ہر حرکت سے نشت و برخاست سے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک نظر آئے۔

آپ حضرات سے دین اسلام کے نام پر ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور ملک وملت کے نام پر اپیل ہے کہ آپ حضرات صرف اپیلوں اور بیان بازی پر ہی اکتفانہ کریں بلکہ ساتھ ہی ساتھ عملی میدان میں آئیں "قال را بگذار مرد حال شو" کے مطابق آپ اپنے کو شریعت مطہرہ کے مطابق ڈھال لیں۔ آپ کا لباس ہو تو محمدی، آپ کا اخلاق ہو تو محمدی، گفتار ہو تو محمدی، رفتار ہو تو محمدی۔

آپ حضرات نے ہی آگے چل کر ملک کی قیادت کو سنبھالنا ہے۔ آپ نے پاکستان کو صحیح انصاف دینا ہے۔ آپ نے پاکستان کو صحیح طور پر

پاکستان بنانا ہے۔آپ نے نصاب تعلیم کو تبدیل کرنا ہے کیونکہ موجودہ نصاب تعلیم ناکارہ اور بوسیدہ ہے اس طرز تعلیم اور نصاب سے کلرک تو پیدا ہو سکتے ہیں آفیسر حضرات پیدا ہو سکتے ہیں، منسٹر پیدا ہو سکتے ہیں لیکن صحیح مسلمان نہیں پیدا ہو سکتے۔

آپ حضرات مفکر مشرق ڈاکٹر اقبال کے اس قول پر غور کریں۔

خوش تو ہیں ہم بھی نو جوانوں کی ترقی سے مگر
لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے الحاد (۱) بھی ساتھ

ہر قوم کو غذا وہی فائدہ دے سکتی ہے جو کہ اس کے مزاج کے موافق ہو۔یونہی پاکستانی قوم کے مزاج کے موافق وہی نصاب تعلیم ہو سکتا ہے جو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہو۔خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق خیر عطاء فرمائے۔

وما علینا الا البلاغ

---

(۱) الحاد کا معنی گمراہی ہے۔

حکومت کے اراکین صدر اور دیگر وزراء سے اپیل

آپ حضرات بخوبی واقف ہیں کہ ملک میں بے شمار مسائل ہیں جن سے حکومت دو چار ہے۔ بھوک ہے، افلاس ہے، بیماری ہے، بے روزگاری ہے بلکہ نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور جتنے مسائل کا اضافہ ہو رہا ہے اتنی ہی وزارتوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر کان کھول کر سن لیں کہ وزارتیں بناتے جانا اور وزیر بھرتی کرتے جانا یہ مسائل کا حل نہیں بلکہ ان مسائل کا صحیح حل نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہے۔ آپ نظام مصطفیٰ ﷺ ﴿اسلامی قوانین﴾ نافذ کر دیں اور پھر دیکھیں کہ کیسے قوم خوشحال ہوتی ہے۔ آپ کو اعتبار نہ آئے تو آپ قرآن پاک کی آیت مبارک پڑھ کر دیکھ لیں۔

ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکا ت من

السماء والارض ولکن کذبوا فاخذنا ھم بما کا نو ا یکسبون

﴿سورۃ اعراف پارہ ۹﴾

یعنی اگر شہروں اور بستیوں والے لوگ ایمان لائیں اور پرہیزگاری اختیار کریں (پرہیزگاری دین مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کا نام ہے) تو ہم ان پر آسمانوں زمینوں سے برکتوں کے دروازے کھول دیں لیکن

لوگوں نے ایسا نہ کیا بلکہ لوگوں نے ﴿قولاً عملاً﴾ ہمارے نبیوں کی تکذیب کی تو ہم نے ان کے کردار کے بدلے ان کو عذاب کی چکی میں ڈال دیا۔

نیز قرآن پاک میں ہے:

ولو انهم اقاموا التوراة والا نجيل لا كلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم . ﴿سورۃ مائدہ پارہ ۶ رکوع ۱۳﴾

یعنی اگر اہل کتاب تورات وانجیل کو قائم رکھتے (عمل پیرا ہوتے) تو وہ اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے خدا تعالیٰ کا رزق کھاتے۔ لیکن جب خوش حال وخوش بخت قوموں نے احکام خداوندی سے منہ موڑا اور رسولوں کی پیروی کو چھوڑا تو وہ وبال کا لقمہ بن گئیں جن میں سے ایک قوم کا حال قرآن پاک میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

وضرب الله مثلا قرية كانت آمنة مطمئنة يا تيها رزقها رغدامن كل مكا ن فكفرت بانعم الله فاذاقهاالله لباس الجو ع والخوف بما كا نو ا يصنعون . ﴿سورہ نحل پارہ ۱۴﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو بطور مثال بیان فرمایا جو کہ نہایت امن وامان میں تھی اور خوشحال تھی اور سکون واطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ اس

بستی والوں کے پاس ہر جگہ سے رزق آتا تھا پھر اس بستی والوں نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی خدا تعالیٰ نے ان پر بھوک اور خوف کو ان کی بداعمالیوں کے سبب ان پر مسلط کر دیا۔ نیز قرآن پاک میں ہے

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ۝

و نحشره‘ یو م القیا مة اعمی . ﴿سورہ طٰہٰ پارہ ۱۶﴾

یعنی جس نے میری یاد ﴿نماز، روزہ﴾ سے منہ موڑا تو اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی اور وہ قیامت کے دن نابینا اٹھایا جائے گا۔

اے پاکستان کے حکمرانوں! صدر، وزیر اعظم و دیگر وزراء اگر آپ قرآن و حدیث پر غور کریں تو آپ بخوبی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ بھوک و افلاس کا علاج اسلام کے دامن میں ہے۔ ایمان کی برکتوں سے بھوک کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے: ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اس کو دودھ پلاؤ۔ ایک بکری کا دودھ دوہ کر پلایا وہ پی گیا۔ پھر دوسری پھر تیسری حتیٰ کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسرے دن وہ مسلمان ہو گیا۔ حبیب خدا

ﷺ نے حکم دیا اسے دودھ پلاؤ۔

اس نے ایک بکری کا دودھ پیا جب دوسری بکری کا دودھ پینے کے لئے دیا تو وہ نہ پی سکا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔

﴿مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲۴﴾

اس حدیث پاک سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اسلام کی برکتوں سے بھوک کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آج جو لوگ ڈاکے مارتے پھر رہے ہیں بسیں لوٹتے ہیں، رشوتیں لیتے ہیں، تنگی اور پریشانی کی زندگی گزار رہے ہیں وہ لوگ بھوکے نہیں مر رہے بلکہ وہ لوگ کھاتے پیتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ وہ ایسے مذموم شنیع کاموں کے کیوں مرتکب ہوتے ہیں۔ ایسی تنگ زندگی کیوں بسر کر رہے ہیں۔ اس کا جواب صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ اسلام کے احکام سے دور ہیں۔ وہ صحیح معنی میں اسلام میں آجائیں تو اسلام کی برکتوں سے مالا مال ہو جائیں، دل غنی ہو جائیں، افلاس اور بھوک ختم ہو جائے۔

لہٰذا آپ سے اپیل ہے کہ آپ بلاتاخیر اسلامی قوانین نافذ کریں

پھر دیکھیں کہ اسلام کی برکتیں کیسے نچھاور ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اقتدار حکومت جس کو عطا کرتا ہے اس کی آزمائش وامتحان کیلئے عطاء کرتا ہے۔

ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعد ھم لننظر کیف تعملون.

یعنی ہم نے تمہیں زمین میں دوسروں کے بعد اس لئے خلافت دی تاکہ دیکھیں تم کیسا عمل کرتے ہو۔

پھر اگر کوئی خلوص کے ساتھ احکام خداوندی کی پاسداری کرے ہمت کر کے نافذ رکھے تو دیرپا اور پائیدار اقتدار اس کی قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے اور اگر کوئی اس سے روگردانی کرے پھر قدرت یہی اقتدار کسی دوسرے کے سپرد کر دیتی ہے اور یہ بات ہر حکمران کو یاد رکھنی چاہئیے کہ جب وہ قادر وقیوم کسی سے اقتدار لے لینا چاہے تو پھر نہ کوئی فورس کام آسکتی ہے نہ سپاہ نہ فوج اور پھر اقتدار ختم ہو جانے کے بعد اگر انسان کف افسوس ملے تو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ کل قیامت کے دن ہر حکمران کو ایک ایک دن کا حساب دینا ہوگا کہ اے بندے میں نے تجھے اقتدار دیا تھا بتا تو نے دین کی کیا خدمت کی ہے

حدیث پاک میں ہے :کلکم راع و کلکم مسئو ل عن رعیته .﴿ واللہ تعالیٰ المو فق ﴾

جج صاحبان اور وکلاء سے اپیل

جج صاحبان اور وکلا ء سے اپیل ہے کہ آپ حضرات اپنے مقام و مرتبے کو دیکھیں ۔آپ حضرات کی حیثیت ملک کے لئے ایسی ہے جیسے جسم کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے کہ اس پر جسم کا قیام ہے۔یوں ہی بلاتشبیہ عدل وانصاف کرنے والے اداروں کے بغیر ملک کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔آپ حضرات کو خدا تعالیٰ نے سمجھ بوجھ دی ہے۔آپ قانون میں مہارت اور دسترس رکھتے ہیں۔آپ حضرات جن قوانین کو نافذ اوران کی پیروی کرتے ہیں کیا وہ صحیح اسلامی قوانین ہیں یا وہ انگریز کے وضع کردہ کالے قوانین ہیں اور کیا عدالتوں میں خدا تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں ۔اگر نہیں تو

ومن لم یحکم بما انز ل اللہ فاولئك هم الظالمو ن .

﴿سورہ مائدہ﴾

یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں

کرتے وہ ظالم ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون.

﴿سورہ مائدہ﴾

جولوگ خداتعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔﴿بدکردار ہیں﴾

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون .

﴿سورہ مائدہ﴾

یعنی جولوگ خداتعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی کافر ہیں۔

غور کریں یہ تنبیہات کس کے لئے ہیں؟

ان ارشادات مبارکہ پر وکلاء اور جج حضرات غور فرمائیں۔ آپ حضرات کی پریکٹس صرف ایک کاروبار ہی نہیں صرف طلب زر ہی نہیں بلکہ قانون کی بالا دستی کو قائم رکھنا بھی آپ حضرات کے فرائض میں ہے لیکن کیا انگریز کے وضع کردہ قوانین کی بالا دستی قائم کرنے میں آپ امید رکھ سکتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کے بدلے آپ انعامات خداوندی کے حق دار ہوں

گے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں تو پھر آپ حضرات کیوں کوشش نہ کریں کہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کریں قوانین قرآن وسنت کے مطابق رائج ہوں اور پھر جج صاحبان اور وکلاء حضرات دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلے کر کے قیامت کے دن انعامات ربانی سے مستفیض ہوں۔ لہٰذا آپ حضرات سے اور جج صاحبان سے آپ کے مقدس اور برتر مقام کے نام پر مودبانہ اپیل ہے کہ آپ حضرات نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کرانے کی موثر تحریک کا آغاز کریں اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ جب تک انسان پہلے اپنے اوپر شریعت مطہرہ کو نافذ نہ کرے یہ تحریک موثر نہیں ہو سکتی۔ آیئے ہم سب مل کر شریعت مطہرہ کی پابندی کا عہد کریں نئی نسل کو، اپنے بچوں کو شریعت مطہرہ کی تعلیم یعنی دینی تعلیم دلائیں اور ان کی تربیت ہی دینی ماحول میں ہو۔ حلال کمانے، حلال کھانے کی عادت ڈالیں، حرام اور حرام کے جتنے شعبے ہیں، شراب خوری، بدکاری، چوری، ڈکیتی، رشوت ستانی اور سود خوری وغیرہ سے نفرت دلائیں جب قیامت کا دن ہوگا لڑکا اپنے باپ کی گردن پکڑے گا اسے دربار الٰہی میں حاضر کر کے انصاف کا خواہاں ہوگا۔ لڑکا عرض کرے گا یا اللہ آج انصاف کا دن ہے میں اپنے باپ سے حق لینا چاہتا ہوں

سوال ہوگا کہ تیرا اپنے باپ پر کیا حق ہے۔لڑکا جواب دے گا اے میرے رب میرے باپ نے مجھے حرام کھلایا اور مجھے علم دین نہیں پڑھایا لہٰذا باپ کی نیکیاں لے کر لڑکے کو دی جائیں گی وہ جنت جائے گا اور باپ لڑکے کی حق طلبی پر دوزخ جائے گا۔﴿العیاذ باللہ﴾

﴿نزہۃ الناظرین۔ص ۱۴۳﴾

میرے مسلمان بھائیو! وہاں اگر آپ اپنے لڑکے سے یہ کہہ کر پلہ چھڑائیں کہ بیٹا میں نے تیرے ساتھ بڑے ناز کیئے تھے فیس دے کر فلاں ڈگری دلائی تجھے اتنے سوٹ بنا کر دیئے میں نے تجھے سکوٹر لے کر دیا فلاں فلاں چیز لے کر دی لہٰذا میری گردن چھوڑ دے لیکن اگر اسے حلال نہیں کھلایا ہوگا اور اسے علم دین نہ پڑھایا ہوگا تو وہ اپنے بیٹے سے گردن نہ چھڑا سکے گا۔

میرے مسلمان بھائیو! آؤ ہم سب فرمان الٰہی: **یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا.** اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ، کے مطابق زندگی گذاریں۔

خدا تعالیٰ توفیق دینے والا ہے

اس فانی دنیا میں ہر کوئی چاہتا ہے کہ میرے بیوی بچے خوشحال

زندگی گزاریں مگر ہم اپنی اولاد کا مستقبل نہیں سوچتے۔ مستقبل کے متعلق کتاب جس کا نام ہی مستقبل ہے پڑھیں اور اندازہ کریں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں اگر مستقبل سوچیں تو ہم اپنی اولاد کو حرام کے قریب بھی نہ جانے دیں بلکہ اولاد کو اس بات کی تربیت دیں کہ وہ حلال پر گزارہ کریں، حرام کی چیز ہرگز ہرگز نہ لیں۔ کیونکہ جس جسم کی پرورش حرام سے ہوئی وہ جنت نہیں جا سکتا بلکہ وہ دوزخ کا حقدار ہے۔ جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں ان کے دو فرامین مبارکہ پیش خدمت ہیں۔ پڑھیں اور عمل کریں۔

حدیث ۱

سیدنا جابر صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا یدخل الجنة لحم نبت من السحت و کل لحم نبت من السحت کانت النار اولی به.

﴿مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲، مستدرک للحاکم جلد ۴ صفحہ ۴۲۲، مسند احمد جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۹﴾

یعنی جس جسم کی پرورش حرام سے ہوئی وہ جنت نہ جائے گا بلکہ جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ دوزخ کا حقدار ہے۔

حدیث ۲

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: **لا یدخل الجنة جسد غذی بالحرام .**

﴿بیہقی، مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۳﴾

یعنی جس جسم کو حرام کی غذا دی گئی وہ جنت نہ جائے گا۔

میرے عزیز مسلمان بھائی ! آیئے ہم تھوڑی دیر کے لئے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں غور و فکر کریں کہ اگر حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر چند سال خوشحالی کے گزار بھی لئے تو کیا فائدہ اگر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ جلنا پڑا تو کیا بنے گا۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید اعلان کر رہا ہے:

افرایت ان متعناهم سنین ۝ ثم جاء هم ما کانوایوعدون ۝ مااغنیٰ عنهم ما کانوا یمتعون .

یعنی آپ یہ بتائیں کہ اگر ہم لوگوں کو کچھ سال ﴿خواہ سو یا دو سو سال﴾ دنیا میں خوشحالی دیں پھر وہ اس عذاب کی گرفت میں آجائیں جس کا وعدہ کیا جا رہا ہے تو یہ دنیا کی خوشحالی ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی۔

اور یہ اس لئے کہ دنیاوی زندگی کی اس اُخروی زندگی کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الامثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع.

﴿مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۹ عن مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ﴾

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی یوں ہے جیسے کہ کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبو کر اُٹھائے اور دیکھے کہ انگلی کے ساتھ کیا آیا ہے۔

یعنی اگر دنیاوی زندگی کو اُخروی زندگی کے ساتھ اتنی ہی نسبت ہے جتنی انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ نسبت ہے تو اُخروی زندگی کو بھلا کر دنیاوی زندگی پر ہی لٹو ہو جانا یہ کون سی عقل مندی ہے۔

سوال

راشی افسران یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ صرف تنخواہ پر گزارا نہیں ہوتا اس لئے ہم رشوت لینے پر مجبور ہیں۔

جواب

یہ صرف اس بے وفا دنیا کی محبت کا کرشمہ ہے۔ جس دنیا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

حب الدنيا رأس كل خطيئة .

یعنی دنیا کی محبت ہی ہر برائی کی جڑ ہے۔ ورنہ بلا تکلف گزارا ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل واقعہ عبرت کی نگاہ سے پڑھ لیں اور پھر سوچیں۔

فیصل آباد کے ایک ریٹائرڈ گرداور نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ہوشیار پور ہندوستان میں ایک پٹواری تھا جس کا نام غلام محمد تھا۔ وہ بڑا راشی تھا۔ اس فریق سے بھی رشوت لیتا۔ اُس فریق سے بھی رشوت لیتا۔ مگر کام کسی کا بھی صحیح طور نہ کرتا۔ ایک دن وہ پٹواری گھوڑے پر سوار جا رہا تھا، گرمی شدت کی تھی، اس نے دیکھا کہ برلب سڑک ایک خانقاہ ہے وہاں ہرے بھرے درخت بھی ہیں، غسل خانے بھی ہیں نہانے دھونے کا انتظام ہے، پٹواری صاحب کے دل میں خیال آیا کہ دوپہر کا وقت ہے گرمی شدت کی ہے میں چند گھڑیاں ستا لوں۔ وہ گھوڑے سے اُترا، گھوڑا ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا، خود غسل خانے میں گیا، غسل کیا جب فارغ ہو کر غسل

خانے سے باہر آیا تو دیکھا ایک درویش مزار کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر پٹواری صاحب کا پارہ چڑھ گیا۔ اس درویش کو جھڑک کر کہا ارے تجھے یہاں کیا ملتا ہے اس درویش نے کہا چوہدری صاحب آپ بھی یہاں بیٹھ کر دیکھ لیں کہ کیا ملتا ہے۔ یہ بات پٹواری کے دل میں اتر گئی اور اس خیال سے کہ دیکھوں یہاں کیا ہوتا ہے۔ مزار شریف کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا۔

صاحب مزار کی ایسی توجہ ہوئی کہ پٹواری کو زاری شروع ہو گئی، وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی، اے اللہ میں تباہ ہو گیا، یا اللہ میں گناہوں میں ڈوب گیا، اے میرے پروردگار میری سچی توبہ، آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا کسی سے رشوت نہیں لوں گا۔ بار بار توبہ کا تکرار کرتا رہا زاری تھمتی نہیں تھی، بڑی مشکل سے اپنے اوپر کنٹرول کیا۔ گھر آیا بیوی کو بلایا جو کہ کسی ریٹائرڈ تحصیل دار کی بیٹی تھی اس سے کہا کہ میں اب توبہ کر کے آیا ہوں اب میں رشوت نہیں لوں گا، میری چار روپے تنخواہ ہے ﴿اس زمانے کے لحاظ سے﴾ اگر تو تنخواہ پر گزارہ کر سکتی ہے تو تو میری بیوی اور میں تیرا خاوند اور اگر اس تنخواہ پر تو گزارہ نہیں کر سکتی تو بھائیوں کو بلا لے اور جو بات کل ہونی ہے آج ہی کر لو، بیوی بڑی

سٹپٹائی کہ سفید پوشی ہے بچے سکول بھی جاتے ہیں، کیسے گزارہ ہوگا، اس پٹواری نے کہا اب دوسری بات نہیں ہو سکتی۔ بیوی اپنے بھائیوں کو بلا لائی۔ بھائیوں نے بھی پٹواری کو سمجھانے کی کوشش کی کہ رشوت کے بغیر کیسے گزارہ ہوگا۔اس پٹواری نے کہا اب دوسری بات نہیں ہو سکتی۔اپنی بہن سے پوچھ لو اگر یہ تنخواہ میں گزارہ کر سکتی ہے تو بہتر ورنہ اس کا راستہ الگ ہے میرا راستہ الگ ہے۔ جو بات کل ہونی ہے آج ہی کر لو، بھائیوں نے بہن سے پوچھا اس نے ہار تھک کر کہا میں کس کس کا منہ دیکھوں گی جیسے بھی ہوگا گزارہ کروں گی پھر اس پٹواری نے ایک بکری رکھ لی ،جب اپنے کام پر جاتا بکری کا دودھ گیوڑی میں ساتھ لے جاتا، بھوک لگے تو تھوڑا سا دودھ پی لے پیاس لگے تو دودھ میں پانی ملا کر پی لے اسی پر گزارہ چلتا رہا،اب اس کو چین تھا، دل مطمئن تھا وہ پہلے والی بے قراری نہ رہی ،اب جبکہ خوف خدا دل میں آ گیا تو لوگوں کے بے لوث کام سرانجام پانے شروع ہو گئے

ایک دن اس علاقہ کا تحصیلدار دورہ پر آیا۔علاقہ کے سارے پٹواری اکٹھے ہوئے اس نے فائلیں دیکھیں تو جگہ جگہ غلام محمد، غلام محمد لکھا دیکھا، تحصیلدار نے پوچھا یہ غلام محمد پٹواری کون ہے۔اس نے بڑے

کام کئے ہیں۔ دوسرے پٹواریوں نے اس غلام محمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ہے غلام محمد، تحصیلدار نے خوش ہو کر کہا اے غلام محمد میں نے تجھے پٹواری سے گرداور کر دیا ہے، تنخواہ چار کی بجائے چھ روپے ہو گئی اور ساتھ تحصیلدار نے کہا یہ گھوڑا الاؤنس ہے۔ غلام محمد نے کہا اب میرے پاس گھوڑا نہیں ہے میں یہ الاؤنس نہیں لے سکتا تحصیلدار نے کہا میں وقت کا مجاز افسر ہوں تجھے کون پوچھے گا کہ گھوڑا ہے یا نہیں۔ پٹواری نے کہا کوئی نہ پوچھے مگر خدا تعالیٰ تو پوچھے گا جو دیکھ رہا ہے لہٰذا میں یہ الاؤنس جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے نہیں لے سکتا۔

آخر وہ پٹواری اپنی جائز کمائی ﴿تنخواہ﴾ پر گزارہ کرتا رہا حتیٰ کہ دنیا چھوڑ کر اپنے رب تعالیٰ کے دربار پہنچ گیا اور ہمیں سبق دے گیا کہ بندہ گزارہ کرنا چاہے تو بغیر رشوت کے بھی گزارہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ایسے پاک باز لوگوں پر جنہوں نے سچی توبہ کر کے دنیا میں بھی نام پیدا کیا اور آخرت میں انعام واکرام کے مستحق ٹھہرے۔

ان اريد الا الا صلاح مااستطعت وما توفيقى الا باللّه .

آخری اپیل

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ سکول کالج کی تعلیم حاصل نہ کریں بلکہ ضرور حاصل کریں کیونکہ اس کے بغیر ترقی اور کامیابی حاصل کرنا ناممکن ہے۔لیکن مسلمان کا اصلی نصاب وہ قرآن وحدیث ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور جنت جانے کا ذریعہ ہے۔ یہ دینی نصاب بھی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی وناصر ہو اور مسلمانوں کو دونوں جہان میں کامیابیاں عطا کرے۔آمین

دعاءگو

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

محمد پورہ فیصل آباد

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی، سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمتِ نامِ مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنتِ مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلادِ سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

درود پاک پریشانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اپنے ذکر و اذکار اور دعاء کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیسا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کرلے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (رواہ الترمذی)

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروایئے www.tablighulislam.com

ISBN 978-969-7562-60-2
9 789697 562602 >

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: 2602292-41-92+ www.tablighulislam.com

البغداد پرنٹرز: مصطفیٰ آباد گردوارہ روڈ فیصل آباد
041-8788807